Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

مدھو کشور و دیگران

بنام

سٹیٹ آف بہار

تاریخ فیصلہ: 11 اکتوبر، 1991

[رنگ ناتھ مسرا، چیف جسٹس۔ اور کلدیپ سنگھ، جے۔]

چھوٹا ناگپور کرایہ داری ایکٹ، 1908:

دفعات 7، 8- درج فہرست قبائل- جائیداد کی جانشینی- صرف مردوں تک محدود جو مرد نسب سے ہوں- خواتین وارثوں کی شمولیت- کے لیے ضرورت۔

چھوٹا ناگپور کرایہ داری ایکٹ، 1908 نے اس ایکٹ کے تحت آنے والے درج فہرست قبائل کی مردانہ نسب کی اولاد کو جائیداد کی جانشینی تک محدود کر دیا۔

درخواست گزار جو چھوٹا ناگپور کے علاقے کے ہو اور اوراون قبائل سے تعلق رکھنے والی خواتین تھیں، نے دلیل دی کہ ایکٹ کی توضیعات 7 اور 8 کی دفعات خواتین کے خلاف امتیازی سلوک ہیں اور اس لیے آئین میں مساوات کی شق اختیار سے باہر ہیں۔

عدالت نے ابتدائی مرحلے میں ایک رٹ پٹیشن کی سماعت کرتے ہوئے مدعا علیہ ریاست بہار کو وقت دیا کہ وہ خلاف ورزی کرنے والے توضیعات میں ترمیم کرنے کے امکانات پر غور کرے تاکہ واضح طور پر یہ فراہم کیا جاسکے کہ جانشینی مرد نسب تک محدود نہیں تھی۔ اس کی پیروی میں، ریاست کی طرف سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو اس نتیجے پر پہنچی کہ درج فہرست قبائل میں ایک رواج رائج ہے کہ ایک خاتون وارث کو جانشینی سے خارج کر دیا جائے، اور یہ کہ اگر کوئی تبدیلی ہوئی، اور جائیداد کو خواتین وارثوں کے ہاتھ میں جانے دیا جائے تو احتجاج اور بدامنی ہوگی۔

درخواستوں کی سماعت کو ملتوی کرتے ہوئے، یہ عدالت،

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: درج فہرست قبائل کے لوگ دیگران کی طرح ہی شہری ہیں اور وہ آئین کی ضمانتوں سے فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں۔ایسا ہو سکتا ہے کہ قانون درج فہرست قبائل اور ان کی جائیدادوں کے حوالے سے ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے جائیداد کی جانشینی کے معاملے میں معقول ضابطہ بندی فراہم کر سکتا ہے۔ لیکن وراثت سے خارج ہونا مناسب نہیں ہوگا۔چونکہ معاملے کے اس پہلو کا ریاست نے جائزہ نہیں لیا تھا،اس لیے اسے وراثت کی اجازت دینے اور بیک وقت اس طرح کی وراثت کو منظم کرنے کے امکانات کا دوبارہ جائزہ لینا چاہیے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ جائیداد منتقلی کے ذریعے یا دوسری صورت میں کنبہ سے باہر نہ جائے۔

جیت موہن سنگھ منڈا بنام رام رتن سنگھ و دیگر،1958بی ایل جے آر 373،حوالہ دیا گیا۔

ان حالات میں، معاملے کی سماعت تین ماہ کے لیے ملتوی کر دی جائے اور ریاست بہار فوری طور پر حکم پر غور کرے گی اور اشارہ کردہ مشق کرے گی اور بیان حلفی کے ذریعے عدالت کو رپورٹ کرے گی،اور اس کے ساتھ رپورٹ کی ایک نقل ریاست بہار کی طرف سے تشکیل دی جانے والی کمیٹی کے ذریعے پیش کی جا سکتی ہے۔

بنیادی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن نمبر 5723،سال1982اور219،سال1986۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)۔

درخواست گزاروں کے لیے مسز پنکی آنند اور ڈی این گوبردھن۔

جواب دہندگان کے لیے بی بی سنگھ، پرمود سوروپ، جے پی ورگیس، ایل جے وڈکارے اور مس کامنی جیسوال (غیر حاضر)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ دو درخواستیں چھوٹا ناگپور کرایہ داری قانون کی توضیعات کو چیلنج کرتی ہیں جو جائیداد کی جانشینی کو مرد نسب تک محدود کرتی ہے اور یہ دعوی کرتی ہے کہ یہ توضیع خواتین کے خلاف امتیازی سلوک ہے اور اس لیے آئین میں مساوات کی شق اختیار سے باہر ہے۔ پہلی رٹ پٹیشن میں درخواست گزار نمبر 1 ایک میگزین کا ایڈیٹر ہے جبکہ درخواست گزار نمبر 2اور 3'ہو' قبیلے کی دو خواتین ہیں، جو تسلیم شدہ طور پر بہار کے سنگھ بھوم ضلع میں رہنے والے درج فہرست قبائل

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں سے ایک ہیں۔دوسری رٹ پٹیشن میں درخواست گزاروں کا تعلق چھوٹا ناگپور علاقے کے 'اوراون' قبیلے سے ہے۔ چیلنج بنیادی طور پر چھوٹاناگپور کرایہ داری ایکٹ، سال1908 دفعات 7اور 8 کے لیے ہے۔ایکٹ کے دفعات 7اور 8 فراہم کرتے ہیں:

"7.(1) معنی 'رئیت کا کھُنت کتّی کے رعیت حقوق کا ہونا'۔---" کھُنت کتّی کے حقوق رکھنے والی ریاست کا مطلب ہے کہ گاؤں کے اصل بانیوں یا ان جانشین کے ذریعہ جنگل سے دوبارہ حاصل کی گئی زمین پر قبضہ کرنے والی یااس کا کوئی موجودہ حق رکھنے والی ریاست، جب ایسی ریاست اس کنبہ کا رکن ہو جس نے گاؤں کی بنیاد رکھی ہو یااس کنبہ کے کسی مرد کنبہ جانشین ہو:

بشرطیکہ کسی بھی رئیت کو کسی بھی زمین میں کھُنت کتّی کا حق حاصل نہیں سمجھا جائے گا جب تک کہ اس نے اوراس کے تمام پیشرووں نے ایسی زمین پر قبضہ نہ کیا ہو یا گاؤں کے اصل بانیوں سے وراثت کی وجہ سے اس کا لقب حاصل نہ کیا ہو۔

(2)اس ایکٹ کی کوئی بھی چیز کسی بھی ایسے شخص کے حقوق کو متعصبانہ طور پر متاثر نہیں کرے گی جس نے اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے قانونی طور پر کھُنت کتّی داری کرایہ داری کا لقب حاصل کیا ہو۔

8. منڈاری کھُنت کتّی کتّیدار کا مطلب۔"منڈاری کھُنت کتّی کٹیدار سے مراد ایک منڈاری ہے جس نے جنگل کی زمین پر قبضہ کرنے کا حق حاصل کر لیا ہے تاکہ اس کے مناسب حصوں کو خود یااپنے کنبہ کے مرد افراد کے ذریعے کاشت کے تحت لایا جاسکے،اوراس میں شامل ہیں:

(a)ایسی کسی منڈاری کے سلسلے میں مرد وارث، جب ان کے پاس ایسی زمین کا قبضہ ہو یاان کے پاس اس کا کوئی موجودہ حق ہو؛اور

(b)ایسی زمین کے کسی بھی حصے کے حوالے سے جو مسلسل ایسے کسی مندار ی اور مردانہ نسب میں اس کی اولاد کے قبضے میں رہا ہو،ایسی اولاد۔"

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پٹنہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے پر جٹ موہن سنگھ منڈا بنام رام رتن سنگھ ودیگر، 1958 بی ایل جے آر 373 کے معاملے میں اس تجویز کی حمایت میں انحصار رکھا گیا ہے کہ پٹنہ عدالت عالیہ نے 30 سال سے زائد پہلے یہ نظریہ اختیار کیا تھا کہ پروویژن فعال نہیں تھا اور ایک بیوہ بھی وراثت کا حقدار تھی۔ جب پٹنہ عدالت عالیہ کے فیصلے کا تجزیہ کیا جاتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ رٹ درخواستوں میں اٹھائی گئی دلیل کے لیے مناسب نہیں ہے۔ فیصلے کے پیرا گراف 4 میں عدالت عالیہ نے اشارہ کیا:

> " کھُنت کٹّی داری مفاد کی وضاحت میں، دفعہ 8 پر مبنی دلیل کو بھی اصطلاحاتی طور پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ اوپر حوالہ دیا گیا ہے، استعمال شدہ لفظ "شامل" ہے جس کے بعد شق (a) اور (b) آتی ہیں جن میں منڈاری کی مردانہ لائن میں مرد کا حوالہ ہوتا ہے۔ لفظ "شامل" کو مکمل نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ صرف مرد سلسلے میں وارث ان کے قبضے میں منڈاری کھُنت کٹّی داری کے زمرے میں ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ متوفی منڈاری کے وارث جو خواتین ہیں وہ اس کے جانشین ہونے کے حقدار نہیں ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ دفعہ اتنی قطعی ہے کہ متوفی منڈاری کی بیوہ کو ایک ایسے شخص کے طور پر شامل کرنے سے خارج کر دیا گیا ہے جو اپنی زندگی کے دوران زمین پر قبضہ کر سکتا ہے۔ مزید برآں، شق (a) مرد نسب میں وارث مرد سے مراد ہے۔ لفظ "نسب" بھی اہم ہے کیونکہ یہ واضح طور پر ایک ایسے شخص کی طرف اشارہ کرتا ہے جو متوفی منڈاری کی نسل سے ہے جس کی دلچسپی سوال میں ہو سکتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان الفاظ کو "مرد سلسلے میں وارث مرد" کو خصوصی معنی دیا جائے، تو اس کا مطلب صرف وہ افراد ہوں گے جو اس کی نسل سے ہیں یا مکمل طور پر کسی دوسرے مرد سلسلے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مخصوص منڈاری کی بیوہ کو خارج کرنے کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ میری رائے میں متوفی منڈاری کی بیوہ کے مفاد کے حوالے سے اس جائیداد کے حوالے سے وہی موقف ہے جو اس کے مرحوم شوہر کی دیگر جائیدادوں کے حوالے سے اس کا ہوگا۔ چونکہ نیچے کی عدالت نے قبول کیا ہے کہ کنبہ نے ہندو رسومات اور ہندو مذہب کی پیروی کی ہے، کارتک سنگھ کی بیوہ قبضہ میں رہنے کی حقدار

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہو گی۔ دفعہ 8، جیسا کہ میں نے بحث کی ہے، بیوہ کے اس موقف سے مطابقت نہیں رکھتی ہے اور اس طرح، نچلی عدالت نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے درست نظریہ اختیار کیا کہ مدعی مدعاعلیہ نمبر 1 کی عمر کے دوران جائیداد پر قبضہ حاصل نہیں کر سکا، لیکن وہ اس اعلان کا حقدار ہے کہ وہ بیوہ کی موت کے بعد کامیاب ہو گا۔"

اس لیے ڈویژن بنچ کے فیصلے میں دفعہ 8 کی دی گئی تشریح دونوں مقدمات میں رٹ درخواست گزاروں کی طرف سے ہمارے سامنے اٹھائے گئے نکتے کی مکمل حمایت فراہم نہیں کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا مقدمہ تھا جو اپنے حقائق تک محدود تھا اور عدالت نے اس نتیجے پر ہندو قانون کا تصور لا کر بیوہ کے حوالے سے کیس کو نمٹانے کے لیے آگے بڑھا کہ کنبہ نے ہندو قانون اپنایا تھا اور وہ اپنے ذات پات کے رواج کا پابند نہیں تھا۔

ابتدائی مرحلے میں جب ان رٹ درخواستوں میں سے ایک کی سماعت ہوئی تھی، ہم نے ریاست بہار کو وقت دیا تھا کہ وہ خلاف ورزی کرنے والے دفعات میں ترمیم کرنے کے امکانات پر غور کرے اور واضح طور پر یہ فراہم کرے کہ جانشینی مرد نسب میں مرد تک محدود نہیں تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ ریاست بہار کی طرف سے اس سوال کی جانچ پڑتال کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور یہ اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ درج فہرست قبائل میں رائج رواج کے مطابق ایک خاتون وارث کو جانشینی سے خارج کر دیا گیا ہے اور اگر قانون کی تشریح کی گئی یا اسے تبدیل کر دیا گیا اور جائیداد کو خواتین وارثوں کے ہاتھ میں جانے کی اجازت دی گئی تو اس علاقے میں درج فہرست قبائل کے لوگوں کے درمیان بڑی تحریک اور بدامنی ہو گی جو رواج پر مبنی زندگی گزار رہے ہیں۔

درج فہرست قبائل کے لوگ بھی دیگر ان کی طرح ہی شہری ہیں اور وہ آئین کی ضمانتوں سے فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ قانون درج فہرست قبائل اور ان کی جائیدادوں کے حوالے سے ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے جائیداد کی جانشینی کے معاملے میں معقول ضابطہ بندی فراہم کر سکتا ہے۔ لیکن وراثت سے خارج ہونا مناسب نہیں ہو گا۔ چونکہ معاملے کے اس پہلو کا ریاست بہار نے جائزہ نہیں لیا ہے اور وراثت کی اجازت دینے اور بیک وقت اس طرح کی وراثت کو منظم کرنے کے امکانات کا جائزہ نہیں لیا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ جائیداد منتقلی کے ذریعے یا دوسری صورت میں کنبہ سے باہر نہ جائے، اس لیے ہمارا خیال ہے کہ معاملے کے مخصوص حقائق میں

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ریاست بہار کو معاملے کی دوبارہ جانچ کرنی چاہیے۔ان حالات میں، حتمی حکم کے ذریعے دو رٹ درخواستوں کو نمٹانے کے بجائے ہم اس کی سماعت تین ماہ کے لیے ملتوی کرتے ہیں اور ریاست بہار کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ہمارے حکم پر غور کرے اور اشارہ کردہ عمل کو انجام دے اور بیان حلفی کے ذریعے عدالت کو رپورٹ کرے اور اس کے ساتھ ریاست بہار کی طرف سے تشکیل دی جانے والی کمیٹی رپورٹ کی ایک نقل پیش کرے۔

اس معاملے کو جزوی سماعت کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا اور اس کے بعد اسے ایک بنچ کے سامنے درج کیا جائے گا جہاں جسٹس کلدیپ سنگھ ایک رکن ہیں۔

درخواستیں ملتوی کر دی گئیں۔